بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدارس وجامعات کا الحاق فارم پس منظر و پیش منظر

مولانا زبیر احمد صدیقی

ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان جنوبی پنجاب

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اہلسنت والجماعت کے ہزاروں مدارس وجامعات کا تعلیمی، امتحانی، تربیتی اور محافظ ادارہ ہے۔ اس ادارہ کی بنیاد حضرت اقدس مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ جیسے دیگر اکابر نے 1959ء میں رکھی۔ اس ادارہ کے اہداف واغراض میں ہے کہ یہ ادارہ مدارس پاکستان کو نصاب تعلیم، نظام تعلیم، نظام امتحانات فراہم کرے نیز متعین درجات کے امتحانات ایک مربوط ومضبوط نظم کے ساتھ لیکر کامیاب طلباء وطالبات کو اسناد جاری کرے۔ نیز ان اسناد کی حیثیت مختلف تعلیمی حکومتی اداروں سے تسلیم کرائے۔ مدارس کی سالمیت، حریت اور بقاء کا تحفظ کرے اور پاکستان بھر کے وفاق سے ملحق اداروں کو متحد ومنظم رکھے۔ انہی اہداف کے تحت وفاق المدارس العربیہ پاکستان مدارس کا الحاق کرتا ہے۔ وفاق سے ملحق مدارس وجامعات وفاق کے دیے گئے نصاب تعلیم، نظام تعلیم اور نظام امتحانات کے تحت اپنا علمی وتربیتی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ ادارہ اپنے قیام سے لیکر آج تک بحمداللہ اہلسنت والجماعت کے ہزاروں مدارس وجامعات کو ایک لڑی میں پرو کر خوبصورت مالا بنائے ہوئے ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے مدارس کے تحفظ وبقاء کے لیے بھی روز اوّل سے اب تک مسلسل خدمات پیش کی ہیں۔ اسی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج تک بین الاقوامی اور ملکی حکومتوں کے دباؤ کے باوجود نہ تو نصاب تعلیم کی ایک سطر نصاب سے نکالی گئی ہے، نہ ہی دینی علوم کی روح کو متاثر ہونے دیا گیا اور نہ ہی دینی مدارس کی خودمختاری پر آنچ آنے دی گئی۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی اکابرین وفاق اور علماء کرام کی کاوشوں کی بدولت مدارس وجامعات اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ اپنا علمی وتربیتی اور رفاہی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ البتہ اکابرین وفاق نے بدلتے ہوئے حالات اور حالات کے تقاضوں کے پیش نظر اکابر علماء کی رائے اور مشورہ سے حسب ضرورت نصاب میں ترمیم کی، جو بحمداللہ دینی مدارس کی روح کے دائرہ میں ہوئی۔ اس سے مدارس کے کام میں بحمداللہ ترقی واضافہ ہوا نہ کہ نقصان۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ ملحق اداروں کا یہ تعلیمی سفر برسہا برس کا ہے۔ بعض مدارس کا الحاق اس کی سن تاسیس میں اور بعض کا سن تاسیس سے اگلے چند برسوں میں ہوا، تو بعض ماضی بعید وبعض ماضی قریب میں ملحق ہوئے۔ ان اداروں کے احوال ومعلومات وقت الحاق کے بعد بدل گئیں۔ بعض مدارس بحمداللہ ترقی کر کے جامعات کی شکل اختیار کر گئے، تو بعض کی شاخیں قائم ہو گئیں، بعض ختم ہوئے تو بعض کمزور پڑ گئے۔ اس لیے ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ مدارس وجامعات کا ایک مرتبہ تفصیلی معائنہ کر کے تازہ ترین معلومات جمع کی جائیں۔ تاکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اپنے ملحقہ اداروں سے دیگر اداروں کے لیے خدمات لے سکے۔ نیز بوقت ضرورت ان سے رابطہ کرنا آسان ہو اور ہر ادارہ کے صحیح کوائف معلوم ہوں۔

عرصہ دراز سے اسلام دشمن قوتیں مدارس وجامعات کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ خصوصاً 16 دسمبر 2014ء کے بعد مدارس دشمن عناصر اور غیر ملکی قوتوں کے آلہ کاروں کو مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ اور منفی تأثر قائم کرنے کا زریں موقع ہاتھ آیا۔ یہ عناصر جہاں

حکومت پر اثر انداز ہوئے، وہاں ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے ذریعے مدارس کے خلاف دن رات زہر افشانی میں مصروف ہو گئے۔ اس مقصد کے لیے بے دریغ وسائل کا استعمال کیا گیا اور تا حال کیا جا رہا ہے۔ مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ میں جہاں مدارس پر من گھڑت جھوٹے الزامات اور غلط رپورٹنگ شامل تھی، وہاں بعض مدارس کی جزوی کمزوریوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اس پروپیگنڈہ کا اثر حکومتوں نے بھی لیا اور عوام میں سے بھی خالی الذہن لوگ جن کا علماء و مدارس سے رابطہ کمزور اور میڈیا سے رابطہ مضبوط تر ہے، اس پروپیگنڈہ سے متأثر نظر آتے ہیں۔ دوسری جانب ملک بھر بالخصوص پنجاب میں علماء کرام کو فورتھ شیڈول، بلاجواز گرفتاریاں، مدارس کے سرچ آپریشن، مدارس کو قربانی کی کھالیں جمع کرنے سے روکنے جیسے اقدامات کر کے مدارس پر شب خون مارا گیا۔ ان حالات میں اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ جہاں مدارس و علماء کے تحفظ کے لیے مؤثر جدوجہد کا وسیع لائحہ عمل بنایا جائے۔ وہاں مدارس و جامعات کی بھی تنظیم نو کی جائے، تاکہ مدارس و جامعات پہلے سے زیادہ منظم انداز میں کام کریں اور کسی قسم کی کمزوری نہ پائی جائے کہ جس سے ان پر گرفت ہو سکے۔

اس مقصد کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ و مجلس شوری نے اپنے الگ الگ اجلاسوں منعقدہ مورخہ 23 رجب المرجب 1436ھ میں نیا فارم الحاق منظور کر کے ملک بھر کے مدارس و جامعات کے الحاق کی تجدید کا فیصلہ کیا۔ واضح رہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ و مجلس شوری میں ملک بھر کے ممتاز مدارس و جامعات کے جید علماء و مشائخ موجود ہیں۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کا تقرر مدارس و جامعات کی کارکردگی کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے اور مجلس عاملہ کا انتخاب مجلس شوری سے ہی کیا جاتا ہے۔ یوں یہ الحاق فارم ملک بھر کے بڑے بڑے مدارس و جامعات کی تائید سے مرتب ہوا۔

امسال وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ مورخہ یکم و دو صفر الخیر 1437ھ میں اس الحاق فارم کے مطابق مدارس کی تجدید الحاق کا فیصلہ ہوا، جس کے بعد یہ فارم مدارس و جامعات کو ارسال کر دیے گئے۔ فارم الحاق قدرے تفصیلی اور معلومات پر مشتمل ہے، اس لیے بعض علماء و ذمہ دارانِ مدارس کو فارم کے بعض مندرجات پر اشکالات پیش آ رہے ہیں، اس لیے ان اشکالات کی وضاحت ضروری ہے۔ جو اشکالات اب تک سامنے آئے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

فارم الحاق میں مدارس کے فون نمبر، فیکس نمبر اور ای میل ایڈریس پوچھے گئے۔ جبکہ بہت سے مدارس میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔

مدارس و جامعات کے رقبہ و اراضی کا دستاویزی ثبوت مانگا گیا ہے۔ جبکہ بعض مدارس تو قیام پاکستان سے پہلے اور بعض قیام پاکستان کے بعد قائم ہوئے لیکن ان کی اراضی کی دستاویز موجود ہی نہیں ہیں، اسی طرح تعمیر مدرسہ کی کارپوریشن سے منظوری کی شرط کو پورا کرنا عملاً متعذر رہے، نیز مہتمم مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر دریافت کیا گیا ہے۔

مدارس و جامعات کے کمروں کی تعداد نیز کھیل کے میدان سے متعلق بھی سوالات کیے گئے ہیں۔ اگر یہ سہولت متعلقہ مدرسہ میں نہ ہو، تو کیا اس مدرسہ کا الحاق نہ ہو گا؟

فارم الحاق میں رجسٹریشن اور آڈٹ رپورٹ کا تقاضا کیا گیا ہے، جبکہ بہت سے مدارس یا تو رجسٹرڈ نہیں یا حکومت انہیں رجسٹرڈ نہیں کرتی۔ اسی طرح بہت سے مدارس حساب و کتاب کا آڈٹ نہیں کرواتے، بعض مدارس کے مصارف فرد واحد یا مہتمم مدرسہ خود برداشت کر رہا ہے، تو ایسے مدارس کا آڈٹ کیسے کرایا جائے؟

جہاں تک پہلے سوالوں کا تعلق ہے کہ فارم میں پوچھی گئیں ایسی اشیاء جو مدرسہ میں سرے سے موجود ہی نہیں، تو ان کے نمبر کے آگے ”کراس“ کا نشان لگا دیا جائے گا۔ یہ سوالات الحاق کی شرائط میں سے نہیں۔ اگر کسی مدرسہ میں فون نمبر، فیکس ای میل، کھیل کے

میدان یا کارپوریشن سے منظوری اور مہتمم کا اکاؤنٹ نہیں، تو اس وجہ سے مدرسہ کا الحاق نہیں رکے گا۔ یہ چیزیں صرف حصول معلومات کے لیے ہیں، شرائط کے درجہ میں نہیں ہیں۔ لہٰذا مدارس ان اشیاء کی عدم موجودگی پر بلا جھجک ''کراس'' کا نشان لگادیں۔ اکثر مدارس کی اراضی کے ثبوت موجود ہیں، تاہم اگر کسی مدرسہ کا بوجوہ ریکارڈ دستیاب نہیں تو بھی الحاق فارم وصول کیا جائے گا۔

رجسٹریشن قانونی طور پر ہر ادارہ کے لیے ضروری ہے، اس کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان بھی اس سلسلہ میں اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے ہے، ان شاء اللہ جلد یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔ اگر کہیں رجسٹریشن میں رکاوٹ ہے اور مدرسہ رجسٹرڈ نہیں، تو ادارہ کا الحاق نہیں رکے گا۔ البتہ حساب و کتاب کا آڈٹ مدارس کی اپنی ضرورت ہے، جو مدارس کے مالی نظم کی شفافیت کا ایک طرح سے شہادت نامہ ہے۔ نیز مدارس کی رجسٹریشن کی تجدید کے لیے بھی آڈٹ رپورٹ ضروری ہے، اس لیے ہر مدرسہ کو آڈٹ ضرور کرانا چاہیے۔ وفاق المدارس نے مدارس کے تعلیمی نظم کے ساتھ مالی نظم میں بھی بہتری لانے کے لیے اس رپورٹ کا تقاضا کیا ہے اور یہ عمل کوئی مشکل بھی نہیں۔ اپنے مدرسہ کے درج شدہ حساب و کتاب یعنی آمد و خرچ کو کسی بھی حکومتی سند یافتہ ادارہ سے چیک کروا کر درستگی حساب کی شہادت کا نام ''آڈٹ'' ہے۔ اس عمل میں حکومت کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ تاہم اگر کسی مدرسہ کا آڈٹ نہیں ہوتا، تو اس کا الحاق فارم وصول کیا جائے گا۔ لیکن سندِ الحاق تب جاری ہو گی، جب آڈٹ رپورٹ دفترِ وفاق کو موصول ہو جائے گی۔ اسی طرح شخصی اخراجات سے چلنے والے ادارے بھی آڈٹ کی طرف متوجہ ہوں، تاہم ایسے مدارس کی نشاندہی کر دی جائے تو الگ سے غور کر لیا جائے گا۔ ایک ابہام یہ بھی پایا جاتا ہے کہ شاید وفاق طالبات و معلمات کے نام کا بھی تقاضا کر رہا ہے، تو وضاحت کے ساتھ عرض ہے کہ مدرسہ کے عملہ تدریسی، غیر تدریسی اور طلباء کے نام مطلوب ہیں۔ معلمات و طالبات کے نہیں۔

فارم کے مطابق ایک اشکال یہ بھی پیش کیا جارہا ہے کہ مہتمِ مدرسہ کا متبعِ شریعت و دین دار ہونا ضروری ہے جبکہ بہت سے مدارس کو ایسے کاروباری حضرات چلا رہے ہیں، جو ظاہری وضع قطع موافقِ شرع نہیں رکھتے۔ نیز انہیں نصاب مدرسہ کے بارے میں بھی آگاہی نہیں، تو کیا ایسے مدارس کا الحاق نہیں کیا جائے گا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مہتمم مدرسہ کے لیے عالم دین، قاری و حافظ قرآن ہونا ضروری نہیں۔ البتہ دین دار ہونا ضروری ہے، ایک دینی ادارہ کا ذمہ دار اس کو ہونا چاہیے جو دین دار ہو۔ اسی طرح اسے اپنے مدرسہ میں پڑھائے جانے والے نصاب کے متعلق بھی کچھ ضروری معلومات ہوں، تاکہ وہ اہتمام کے فرائض سر انجام دے سکے یا کسی معتمد عالم دین کے ذریعے انتظام و انصرام چلائے۔ تب بھی یہ شرط پوری ہو جائے گی۔ ایک اشکال یہ بھی ہے کہ مدارسِ دراسات اور ناظرہ کے مدارس کا الحاق کس درجہ میں ہو گا، تو عرض ہے کہ ایسے مدارس مکتب کے زمرہ میں آتے ہیں۔

حقیقت میں تجدید الحاق حصول معلومات کے ساتھ مدارس کے نظم و ضبط کی جانب ایک قدم ہے، جس کا حقیقی فائدہ مدارس کو ہی ان شاء اللہ ہو گا۔ علاوہ ازیں وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے مدارس کے تحفظ و بقاء کے لیے ہمہ جہتی اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے، ان اقدامات میں مدارس کی خدمات کو اجاگر کرنے اور مدارس پر لگائے جانے والے غلط الزامات کے ازالہ کے لیے چاروں صوبائی دار الحکومتوں اور وفاق میں میڈیا سیل نیز وفاق المدارس کے دفاتر کے قیام کا فیصلہ، سیاسی جماعتوں، میڈیا کے نمائندوں سے روابط، قانونی چارہ جوئی کے لیے وکلاء کا پینل تشکیل دینے، مدارس کے باہمی رابطہ اور تنظیم کے لیے مدارس کے ذمہ داران کے اجتماعات نیز عوامی اجتماعات بالخصوص 20 مارچ 2016ء کو مینارِ پاکستان پر عظیم الشان اجتماع کا انعقاد بھی شامل ہے۔